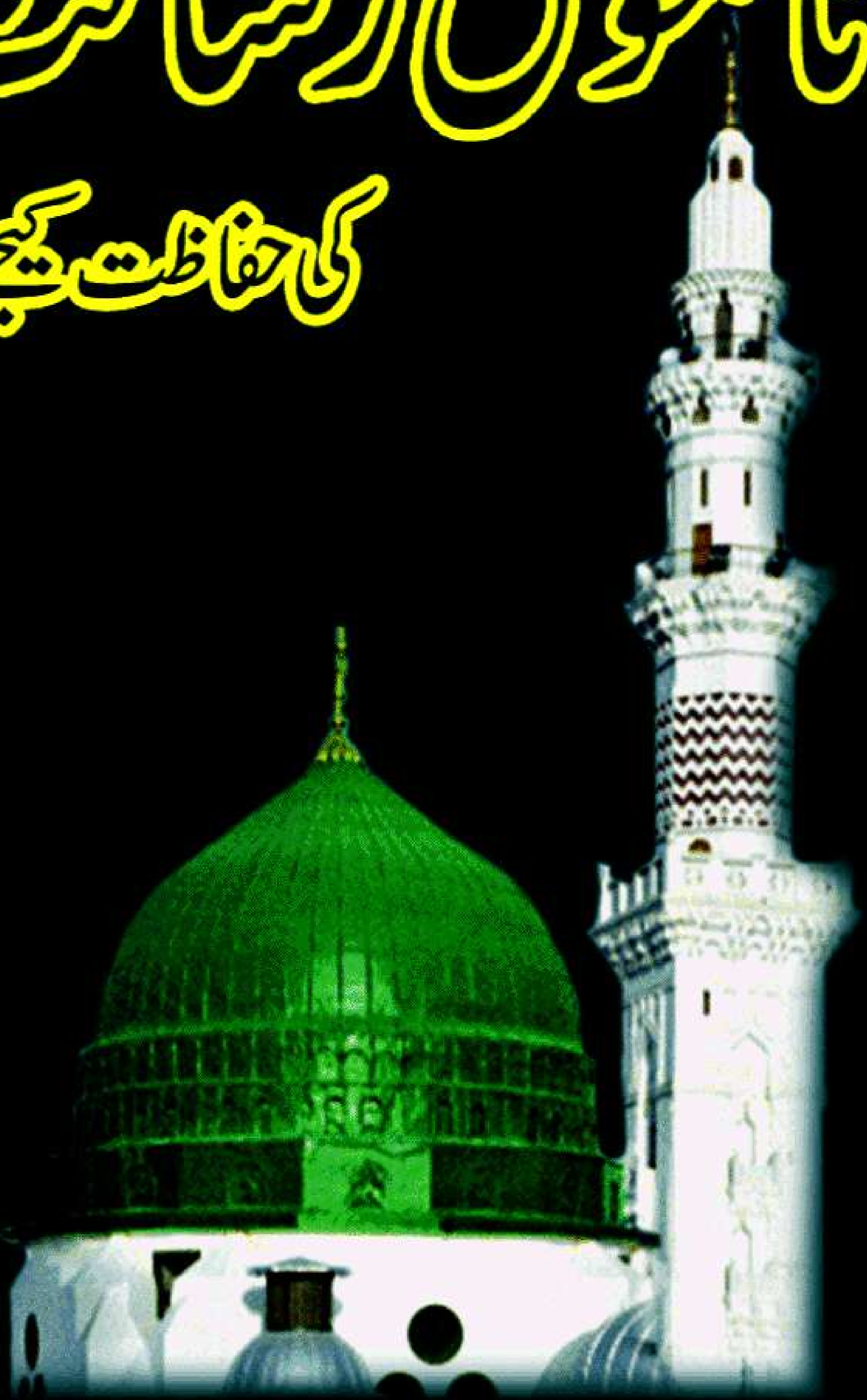
ناموس رسالت

کی حفاظت کیجیے



حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے

تفسیر سورۃ الہمزۃ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

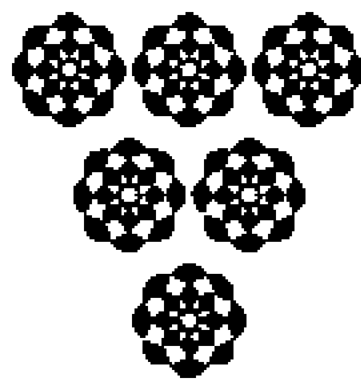
میمن اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱، لیاقت آباد نمبر ۱۔ کراچی ۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے	۵
تفسیر سورۂ ہمزہ	

ہمزہ کے معنی	۵
لمزہ کے معنی	۶
ایسے شخص کا انجام	۷
سورۃ کا موقع نزول	۷
محمد ﷺ کے بجائے مذمم نام پکارنا	۸
اللہ نے مجھے بچالیا	۹
عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے	۱۰
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۱۱
جدید تہذیب کے علمبرداروں کا حال	۱۲
پست ذہنیت والوں کے اوچھے ہتھکنڈے	۱۲
دلیل کے میدان میں شکست خوردگی	۱۳
مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج	۱۳
حضور ﷺ کی محبت کس درجہ کی ہو؟	۱۴
حضور ﷺ کی محبت کی ایک مثال	۱۵

عنوان	صفحہ نمبر
آج مسلمانوں کی آزمائش	۱۵
فیس بک کا بائیکاٹ کریں	۱۶
پیسوں کی مار مارو	۱۷
ان کا فائدہ نہ ہونے دو	۱۷
حضور ﷺ کی شان بلند	۱۸
پیدائش کے وقت سے تعریف	۱۸
غیرت ایمانی ہے تو یہ مشغلہ چھوڑ دو	۱۹
آخرت میں یہ لوگ برباد ہوں گے	۲۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناموس رسالت

کی حفاظت کیجیے

تفسیر سورۃ الھمزۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَهَادِىَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْرًا۔اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۞ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۞ نِالَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۞ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۞ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۞ وَمَا اَدْرٰكَ مَاالْحُطَمَةُ۞ نَارُاللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ۞ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۞ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ۞ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۞آمنت باللّٰه صدق اللّٰه مولا نا العظيم. و صدق رسوله النبى الكريم. و نحن على ذلك من الشٰهدين و الشٰكرين.

و الحمد للّٰه رب العٰلمين .

ھمزہ کے معنی

یہ سورۂ ھمزہ ہے جس کی میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی،

اس کی تشریح کا بیان پچھلے جمعہ کو شروع کیا تھا، یاد دھیانی کے لئے اس سورت کا ترجمہ ایک مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں، باری تعالیٰ فرماتے ہیں "وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ" بڑی خرابی اور تباہی ہے اس شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کی برائی کرنے والا ہو، اور منہ پر لوگوں کو طعنے دینے والا ہو، همزة. کے معنی وہ شخص جو غیبت کرنے کا عادی ہو، یعنی لوگوں کے پیٹھ پیچھے ان کی برائیاں بیان کرتا ہو، مزے لینے کے لئے اور مجلس آرائی کی خاطر اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے دوسروں کی برائی بیان کرنے والا ہو۔

لمزة کے معنی

اور لمزة کے معنی وہ شخص جو لوگوں کے منہ پر ان کو طعنے دینے والا ہو، دیکھیں ایک یہ کہ کسی شخص کو خیر خواہی کے تحت اس کی کوئی غلطی اس کو بتا دینا، تا کہ وہ اپنی اصلاح کر لے، یہ تو خیر خواہی کی بات ہے، لیکن منہ پر طعنے دینا، اور اس کی وجہ سے لوگوں کا دل دکھانا، یہ بہت بڑا گناہ ہے، اور "لُمَزَة" ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں "اَلَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ" وہ شخص جس نے مال جمع کر کے رکھا ہے، اور اس کو گنتا رہتا ہے کہ آج میرا مال اتنا ہو گیا، آج اتنا ہو گیا "يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ" وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا، یعنی میرا مال مجھے موت سے نجات دلوا دے گا، اور میں ہمیشہ اس مال کی بدولت زندہ رہوں گا۔

ایسے شخص کا انجام

کَلَّا لَیُنۡبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ باری تعالیٰ فرماتے ہیں: ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بلکہ ایسا شخص جو غیبتیں کرتا ہو، لوگوں کو طعنے دیتا ہو، اور مال کو جمع کر کے اس کو گنتا رہتا ہو، اس کے اوپر جو حقوق و فرائض اللہ تعالیٰ نے عائد کئے ہیں، ان کو ادا نہ کرتا ہو، ایسے شخص کو ضرور بالضرور ایسی آگ میں پھینکا جائے گا جو ہڈیاں توڑ دیگی۔ پھر فرمایا — وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا الۡحُطَمَۃُ — حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا کہ آپ کو کیا پتہ کہ وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے — نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ — وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے، جو انسانوں کے دلوں تک جا پہنچے گی۔ یہ اس سورت کا ترجمہ ہے۔

سورۃ کا موقع نزول

یہ سورت اس موقع پر نازل ہوئی تھی جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا تو بہت سے لوگ آپ کے دشمن ہو گئے، اور دشمنی میں حد سے تجاوز کرنے لگے، اسی دشمنی کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پیچھے برائیاں بھی کرتے تھے، اور آپ کو برا بھلا بھی کہتے تھے، اور اگر کبھی سامنے آجاتے تو سامنے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو طعنے دیا کرتے تھے۔

مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے مُذَمَّم نام پکارنا

طعنے بھی اس طرح دیتے تھے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان کافروں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح طرح کے نام رکھے ہوئے تھے۔ العیاذ باللہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تو محمد تھا، اور ماں باپ کا رکھا ہوا تھا، اور محمد کے معنی ہیں تعریف کیا ہوا شخص، یعنی ایسا شخص جس کی سب تعریف کریں، اور درحقیقت یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا تھا، ایسا نام ہے کہ نام کے اندر ہی تعریف داخل ہے، یعنی وہ ذات جس کی سب تعریف کریں، وہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، لیکن کفار قریش اپنی جلن کے مارے، حسد کے مارے آپ کو محمد کے بجائے مذمم کہتے تھے، مذمم کے معنی محمد کے بالکل الٹ ہے یعنی وہ ذات جس کی مذمت اور برائی کی جائے، اس کو مذمم کہتے ہیں، کفار قریش کا طوطی بولتا تھا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا تھوڑی تھے، اس کے علاوہ وہ کفار قریش بری بری بددعائیں دیتے تھے، برے برے کلمات آپ کے لئے استعمال کرتے تھے، بعض اوقات لعنت کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔

اللہ نے مجھے بچالیا

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی بددعاؤں اور لعنتوں سے کس طرح بچایا ہے کہ جب

لعنت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مذمم پر لعنت ہو، اور میں محمد ہوں، لہٰذا یہ لوگ مذمم کی لعنت کرتے ہیں، میں تو مذمم نہیں ہوں، ماں باپ کی طرف سے بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی میرا نام محمد ہے، لہٰذا ان کی لعنت مجھ پر نہیں پڑتی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح ان کی لعنت سے بچایا ہوا ہے، غرض یہ کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کا ہر طریقہ اختیار کیا ہوا تھا، ان میں ایک یہ بھی تھا کہ پیٹھ پیچھے بھی آپ کی برائیاں بیان کرتے اور سامنے آ کر بھی طعنے دیا کرتے تھے، جس پر یہ سورت ہمزہ نازل ہوئی۔

عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے

بہر حال یہ سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی ایسے بد باطن، ایسے پست ذہنیت رکھنے والے موجود تھے، جن کے پاس دلیل سے اپنا مدعی ثابت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تھا، جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری اور آپ کی رسالت پر، آپ کی سچائی پر، آپ کی امانت اور دیانت پر ساری دنیا گواہ ہے، اور ان بد باطن پست ذہنیت رکھنے والے دشمنان اسلام کے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنے کے لئے کوئی راستہ نہیں تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اللہ ایک ہے، اور یہ پتھر کے بت جو تم نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ہیں، تمہارے پیدا کئے ہوئے ہیں، ان کو تم نے اپنا

خالق اور اپنا معبود مان لیا؟ یہ ایسی بات تھی کہ اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں تھا، ان کا عقیدہ یہ تھا کہ فلاں بت ہمیں رزق دیتا ہے، فلاں بت ہمیں اولاد دیتا ہے، فلاں بت فلاں مقصد کے لئے ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ کس نے آکر تمہیں بتا دیا کہ یہ فلاں بت تمہیں رزق دے رہا ہے؟ حالانکہ یہ رزق دینے والا بت خود تم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر یہاں رکھا ہے، یہ تمہیں رزق کیسے دے گا؟ یہ تمہیں اولاد کیسے دے گا؟ وہ ذات جس نے زمین پیدا کی، جس نے آسمان پیدا کیا، جس نے دریا پیدا کیے، جس نے بادل اٹھائے، وہی ذات خالق و مالک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، ان باتوں کا کوئی معقول جواب دلیل کے ساتھ ان کے پاس نہیں تھا۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

جب آدمی دلیل کے میدان میں شکست کھا جاتا ہے، لیکن ہٹ دھرم ہوتا ہے، اس وقت وہ ہٹ دھرمی پر اتر آتا ہے، جیسے ہمارے یہاں مثال مشہور ہے کہ "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" جب اس کو کہنے کے لئے کوئی بات نہیں ملتی تو وہ گالی گلوچ پر اتر آتا ہے، وہ سب وشتم کرنے لگتا ہے، وہ طعنے دینے لگتا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور بعد کے زمانے میں قوت اور شوکت عطا فرمائی، تو جو لوگ اسلام کے آگے ہر طرح سے مغلوب ہو گئے تھے، دلیل سے بھی مغلوب، اور قوت سے بھی

مغلوب، تو اس وقت وہ لوگ اوچھی حرکتوں پر اور اوچھے ہتکنڈوں پر اتر آئے تھے، اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتے تھے۔

جدید تہذیب کے علمبرداروں کا حال

آج بھی جدید تہذیب اور جدید ثقافت کے دعویدار جنہوں نے اپنی تہذیب اور تمدن کا ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے، جنہوں نے یہ ڈھنڈورا پیٹا ہوا ہے کہ ہم انسانوں کے حقوق کے علمبردار ہیں، ان میں اور ان بد باطن کافروں میں آج ذرہ برابر فرق نہیں رہا، آج ان کے پاس بھی اسلام کے خلاف کوئی دلیل نہیں، دلیل کے میدان میں یہ شکست کھا چکے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کی حقانیت ساری دنیا میں اپنا لوہا منوا رہی ہے، ان دشمنان اسلام کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے چاند پر تھوکنے کی کوشش کریں، یہی وطیرہ آج انہوں نے اپنایا ہوا ہے۔

پست ذہنیت والوں کے اوچھے ہتکنڈے

یہ در حقیقت ان کی پستی کی، ان کی شکست کی، ان کی مغلوبیت کی دلیل ہے کہ ان کے پاس دلیل کے میدان میں پیش کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، اس وجہ سے اپنا غصہ، اپنی حسد، اور اپنی جلن کا مظاہرہ ان اوچھے ہتکنڈوں کے ذریعہ کر رہے ہیں کہ کبھی۔ معاذ اللہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

میں گستاخیاں کرنی شروع کردیں، کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے۔معاذاللہ۔کارٹون بنانا شروع کردیے،اوراب سارے اسلام دشمنوں کو دعوت دے کر عالمی سطح پر حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹونوں کا مقابلہ کرایا جارہا ہے۔

دلیل کے میدان میں شکست خوردگی

یہ ساری باتیں درحقیقت دلیل کے میدان میں شکست خوردگی کی علامت ہیں، جس کے پاس دلیل ہوتی ہے، وہ کبھی گالی نہیں دیتا، وہ کبھی دوسروں کو طعنے نہیں دیتا، وہ دلیل سے بات کرتا ہے،اوردلیل کے ذریعہ اپنی بات دوسروں کو سمجھاتا ہے، دلیل کے ذریعہ دوسروں کی بات کی تردید کرتا ہے، لیکن جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی، وہ ان اوچھے ہتکنڈوں پراتر آتا ہے کہ کبھی اس کو برا بھلا کہہ دیا، کبھی اس کی تصویر شائع کردی، کبھی اس کے کارٹون نکال دیے، یہ تو خودان کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل کا کوئی جواب نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ اپنے غصے کی آگ کو ان اوچھے ہتکنڈوں سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں، چنانچہ یہ کررہے ہیں، حقیقت میں یہ شکست خوردگی کا اعتراف ہے۔

مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج

دوسری طرف مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج بھی ہے کہ جولوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام لیوا ہیں، اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں، وہ ان اوچھے ہتکنڈوں کے جواب میں کیا کرتے ہیں، یہ ایک چیلنج ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پوری امت مسلمہ کو غیرت ایمانی کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیے کہ پوری امت مسلمہ اس بات کا مظاہرہ کرے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کس درجہ کی ہو؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَوَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب میں اس کو اپنی جان سے، اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اور ساری دنیا کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ، الحمدللہ! آپ مجھے والدین سے بھی زیادہ محبوب ہیں، آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، ساری دنیا کے انسانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں، لیکن مجھے شک ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے اپنی جان زیادہ پیاری لگتی ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا، اور فرمایا کہ جب تک اپنی جان

سے بھی زیادہ محبوب نہیں سمجھ لو گے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، اس کے فوراً بعد ایک دم سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں انقلاب آ گیا، اور عرض کیا کہ یارسول اللہ "اَلْاٰنَ" اب مجھے یقین ہے کہ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ایک مثال

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے قول و فعل سے اپنے عمل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق کی وہ مثالیں پیش کی ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم، کوئی ملت اپنے مقتدا، اپنے پیغمبر اور اپنے رہنما کی محبت کی ایسی مثال پیش نہیں کی، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، بچپن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیا تھا، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی توفیق عطا فرما دی، تو جس جگہ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا، انہوں نے ساری زندگی اس جگہ سے بال نہیں کٹوائے کہ یہ وہ بال ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوا ہے۔ صحابہ کرام کے عشق و محبت کا یہ حال تھا۔

آج مسلمانوں کی آزمائش ہے

میرے بھائیو، آج ایک چھوٹی سی آزمائش ہے کہ تم ربیع الاول کے مہینے میں عید میلاد النبی بھی مناتے ہو، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

کے دعویٰ بھی کرتے ہو، آج تمہارا یہ چھوٹا سا امتحان ہے، کہ جو لوگ دریدہ دھنی کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان کے بارے میں تمہارا رویہ کیا ہے؟ کیا پھر بھی تم ان کے ساتھ دوستی کا تعلق رکھو گے؟ کیا پھر بھی تم ان کو معاشی فوائد پہنچانے کی کوشش کرو گے؟

فیس بک کا بائیکاٹ کریں

آج معلوم ہوا کہ، فیس بک، جس کے اوپر یہ ناپاک مقابلہ کرایا جارہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کو بند کر دیا گیا، لیکن پتہ نہیں یہ بندش کب تک باقی رہتی ہے، لیکن اگر کسی شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واقعی تعلق اور محبت ہے تو اگر فرض کرو یہ بندش دوبارہ کھل بھی جائے تو اس کی غیرت ایمانی کو یہ بات گوارہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ آئندہ اس ناپاک سائٹ کو استعمال کرے، جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے، اس سائٹ کے بارے میں سنا ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ دوستیاں گانٹھ رہے ہیں، اور دین و مذہب کی تعلیمات کو اس کے ذریعہ پامال کیا جارہا ہے، وہ سائٹ تو ویسے ہی بند کرنے کے لائق ہے، اور اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر آدمی اس کو چھوڑ دے تو یہ یقین رکھو کہ یہ لوگ پیسوں کے بھوکے ہیں،

ان کی جان پیسہ ہے۔

پیسوں کی مار مارو

جیسا کہ قرآن کریم نے اس سورۂ ہمزہ میں فرمایا کہ یہ طعنہ دینے والے، یہ غیبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مال جمع کر کے گن گن کر رکھتے ہیں، ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ ان کا سب سے بڑا محبوب، ان کا سب سے بڑا خدا پیسہ ہے، اور اگر ان کو ایک مرتبہ پیسے کی مار پڑ جائے تو ان کے دماغ درست ہو جائیں، یہ معلوم ہوا کہ اس فیس بک کی سائڈ کو کوئی شخص ایک مرتبہ کھولے تو ان کو ڈھائی ڈالر کا فائدہ پہنچتا ہے۔

ان کا فائدہ نہ ہونے دو

میرے بھائیو: جو لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں، کیا آپ ان کے سائٹ پر جا کر ان کو ڈھائی ڈالر کا انعام دو گے؟ کیا ان کو اس کا فائدہ پہنچاؤ گے؟ آج ایک ارب سے زیادہ مسلمان دنیا میں آباد ہیں، اگر تمام دنیا کے مسلمان اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ان سائٹوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا تو چند دنوں کے اندر ان کو تارے نظر آجائیں گے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخی کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند

دیکھئے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری تعریف اور ہماری تقدیس سے بے نیاز ہیں، ان کے بارے میں خود اللہ جل شانہ نے یہ فرما دیا کہ "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کہ ہم نے تمہارے تذکرے کو بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ دیکھ لو۔ ایسا بلند مقام کے چوبیس گھنٹے میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی صدا بلند نہ ہوتی ہو، ہر وقت اور ہر لمحہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی بلند بانگ سے دی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے ذکر کو اتنا بلند فرمایا، یہ لوگ ہزار بدزبانیاں کیا کریں، لیکن کائنات کی ساری قوتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تقدیس کے گیت گاتی ہیں، اور آپ پر درود بھیجتی ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

اللہ جل شانہ ان پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں، ان کو نہ ہمارے تمہارے درود کی حاجت ہے، ان کو نہ ہماری اور تمہاری تعریف کی حاجت ہے، اور نہ بدباطن لوگوں کی طرف سے کسی تعریف کی حاجت ہے، وہ ذات تو اس سے بلند و برتر و بالا ہے، ان تمام تعریفات سے بلند ہے۔

پیدائش کے وقت سے تعریف

اس کو تو پیدائش کے وقت سے اللہ تعالیٰ نے "مُحَمَّد" قرار دیا،

یعنی جس کی تعریف کی گئی ہے، جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہے، جس کی تعریف فرشتوں میں ہے، جس کی تعریف کائنات میں ہے، اس ذات کو آپ کی اور ہماری تعریف کی حاجت نہیں، لیکن یہ ایک مسلمان کی خوش بختی ہوگی کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعریف کو اور آپ کی عظمت اور تقدیس کو، آپ کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے وہ ایسا اقدام کرے جس سے ان بدباطنوں کو نقصان پہنچے۔

غیرت ایمانی ہے تو یہ مشغلہ چھوڑ دو

کم سے کم اتنا تو ہو کہ ان کو پیسے کی چوٹ لگے، ایک مرتبہ ان کو پتہ چلے کہ الحمد للہ مسلمانوں کی غیرت ابھی سوئی نہیں ہے، خاص طور پر میں اپنے نوجوانوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آجکل انٹرنیٹ کے استعمال کا جو سیلاب ہر طرف جاری ہے، جو لوگوں کی دلچسپی کا ایک مشغلہ ہے، جو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے، لیکن کیا تم اس ذرا سی قربانی کو گوارہ نہیں کر سکتے کہ اپنی دلچسپی کا ایک مشغلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس خاطر چھوڑ دو، تم سے جان دینے کا مطالبہ نہیں کیا جارہا ہے، تم سے مال لینے کا مطالبہ نہیں کیا جارہا ہے، تم سے صرف یہ کہا جارہا ہے کہ اپنی دلچسپی کا ایک مشغلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر قربان کردو، اتنا بھی کرلو گے تو انشاء اللہ کم از کم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں میں تمہارا نام لکھا جائے گا، آخرت

میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تم سرخ رو ہو کر یہ کہہ سکو گے کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کرنے والوں کا بائیکاٹ کیا تھا، اگر یہ تحریک چلائی جائے تو آپ دیکھئے گا کہ انشاء اللہ اس کے اثرات کیا ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخرت میں یہ لوگ برباد ہوں گے

اس سورۂ ہمزہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ "وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ" ان کے لئے بربادی ہے، آج یہ لوگ خوب خوش ہو جائیں کہ ہم نے اپنا منصوبہ پورا کر لیا، اور اس پر ناز کریں، لیکن ان کا انجام بربادی ہے، وہ بربادی یہ ہے کہ "لَيُنۡبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ" ان کو اس آگ میں پھینک دیا جائے گا، جو ہڈیوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی "وَمَا اَدۡرٰكَ مَا الۡحُطَمَةُ۝نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ" یہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے، جس میں یہ داخل ہوں گے، جو آگ ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی، یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے، میری طرف سے نہیں ہے، کسی بندے اور کسی انسان کی طرف سے نہیں ہے، یہ تو ہو کر رہے گا، جن بدبختوں نے یہ کاروائی کی ہے، ان بدبختوں کو بالآخر اپنے اس انجام کا سامنا کرنا ہی پڑے گا، وہ اس دنیا میں چاہے کامیابی کے جھنڈے گاڑیں، یا اس پر خوشیاں منائیں، لیکن آخرت میں یہ ہو کر رہے گا، لیکن دنیا کے اندر بھی ہمارا کچھ فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل

وکرم سے اور اپنی رحمت سے ہمیں اس فریضہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم